فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہند)

فتاوی یسئلونک

دارُالافتاءِ والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 48 | جمعۃ المبارک 05 جمادی الثانی 1441ھ 31 جنوری 2020ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔

بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔

بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔

بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ، سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: امام اگر کسی کے انتقال پر نماز کے بعد سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص اجتماعی طور پر پڑھا کر ایصال ثواب کے لیے دعا کرے تو کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: سوال میں ذکر کردہ طریقے پر اجتماعی طور پر سورۃ الفاتحہ اور اخلاص پڑھنے سے آگے چل کر یہ ایک رسم بن جائے گی، محلّہ میں جس شخص کا بھی انتقال ہوگا اس کے عزیز واقارب امام صاحب کو مجبور کریں گے کہ آپ اس طرح ہمارے عزیز کے حق میں بھی ایصال ثواب کریں۔ اس لیے اس طریقہ کو اختیار کرنا درست نہیں۔ البتہ میت کے حق میں دعا کروانے کے بعد نمازیوں میں یوں اعلان کردیا جائے کہ ہر شخص اپنے طور پر ذکر وتلاوت وغیرہ کے ذریعے میت کو ایصال ثواب کریں تو اس میں بظاہر کوئی قباحت نہیں۔

صرح علماؤنا فی باب الحج عن الغیر بأن للإنسان أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أو صوما أو صدقة أو غیرها كذا فی الهدایة، بل فی زكاة التتارخانیة عن المحیط: الأفضل لمن یتصدق نفلا أن ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لأنها تصل إلیهم ولا ینقص من أجره شیء اھ هو مذهب أهل السنة والجماعة (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور)

سوال: قبر میں تین سوالات ہوں گے ان کے بعد چوتھا سوال کونسا ہوگا؟ اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: بنیادی طور پر روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں تین سوال ہوں گے ایک رب سے متعلق ایک دین سے متعلق اور ایک نبی ﷺ سے متعلق، البتہ روایات میں ان سوالوں کی کیفیت اور الفاظ مختلف ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ". قَالَ: »فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا، وَطِيبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ« (مسند احمد، حدیث البراء بن عازب) ترجمہ: ”مردے کی روح لوٹا دی جاتی ہے اس کے بدن میں پس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں یہ آدمی کون ہیں؟ جو بھیجے گئے تمہاری طرف وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں وہ کہتے ہیں کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی میں اس پر ایمان لایا اور میں نے تصدیق کی تو آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو اس کو جنت کا لباس پہنا دو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ راوی کہتے ہیں پھر جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کے لئے قبر تا حد نگاہ وسیع کردی جاتی ہے“۔

اسی طرح صحیح بخاری میں آتا ہے: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " العَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الكَافِرُ - أَوِ المُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ (صحیح البخاری، کتاب

الجنائز،باب: المیت یسمع خفق النعال) ترجمہ: ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کر کے) پیٹھ پھیرلی جاتی ہے اور اس کے ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد ﷺ کے متعلق تو کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطاء کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں چیزوں (جنت اور جہنم) کو دیکھے گا اور کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا، پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس کی چیخ کو جن وانس کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں“۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر تین ہی سوال ہیں اور ان سوالوں کی کیفیت مختلف ہے۔ چوتھا کونسا ہوگا؟ ہوگا یا نہیں؟ اس بارے میں کوئی صریح روایت نہیں مل سکی۔ اس لیے تین سوالات کی تیاری جاری رکھی جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صحیح جوابات تلقین فرمادے۔

سوال: ایک پوسٹ موصول ہوئی جس میں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی طرف منسوب یہ ایک قول درج تھا، اس کے بارے میں بتائیے کیا یہ صحیح ہے؟

”میری فتوحات کا راز یہ بھی ہے کہ مرتبے کا خیال کیے بغیر غدار کو دشمن سے پہلے ختم کرتا ہوں، جتنے غدار میں نے مارے ہیں ان میں سے اکثر علماء تھے جو ایسے وسوسوں کے موجد تھے جو قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔“

جواب: تاریخ وسیر کی کتابوں میں تلاش کے باوجود صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایسا کوئی قول نہیں مل سکا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام کو بدنام کرنے کے لیے کسی نے یہ بات بنا کر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے بیان کی ہے، لہٰذا ایسی غلط بات کی اشاعت شرعاً جائز نہیں، احتیاط کرنا لازم ہے۔

سوال نمبر۱: کیا جمعہ کا خطبہ فرض ہے؟ اگر فرض ہے تو خطبہ کے اختتام پر یا درمیان میں جماعت میں شامل ہونا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲: اگر جمعہ کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو نمازی جمعہ کی دو رکعت فرض ادا کرے گا یا ظہر کی چار رکعت؟

جواب: ۱۔ خطبہ دینا نماز جمعہ کے قیام کے لیے شرط ہے، لیکن ہر مقتدی کے لیے خطبہ میں حاضر ہونا شرط نہیں۔ چنانچہ جمعہ کی نماز کے لیے اگر خطبہ کہا جا چکا ہو تو نماز جمعہ درست ہوگی، اور جو شخص خطبہ کے بعد تاخیر سے نماز جمعہ میں حاضر ہوا ہو، اس کے لیے خطبہ سنے بغیر بھی نماز جمعہ میں شامل ہونا جائز ہوگا۔ البتہ جب خطبہ کہا جا رہا ہو تو خاموشی سے خطبہ کو سننا حاضرین پر واجب ہے۔

جواب: ۲۔ جمعہ کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر جمعہ کی ایک رکعت پڑھ کر اپنی

پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر جمعہ کی ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے۔ ظہر کی نماز چار رکعات پڑھنا درست نہیں۔

(الف) وتشترط لصحتها (أي الجمعة) سبعة أشياء...(و) الرابع (الخطبة فيه). (مجمع الأنهر، كتاب الصلاة، باب الجمعة)

(ب) أنّ المقتدى بالإمام تصح جمعته وإن لم يدرك الخطبة .(بدائع الصنائع، كتاب الصلاة)

(ج) ألا ترى إلى صحتها من المقتدين الذين لم يشهدوا الخطبة. (البحر الرائق، كتاب الصلاة)

(د) قال (ومن أدرك الإمام يوم الجمعة) إذا أدرك الإمام في صلاة الجمعة راكعا في الركعة الثانية فهو مدرك لها بالاتفاق، وإن أدركه بعدما رفع رأسه من الركوع فكذلك عند أبي حنيفة وأبي يوسف وبنى عليها الجمعة لقوله - صلى الله عليه وسلم - »ما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فاقضوا « إذ لا شك أن مراده ما فاتكم من صلاة الإمام بدليل قوله »ما أدركتم فصلوا « فإن معناه من صلاة الإمام، والذي فات من صلاة الإمام هو الجمعة فيصلي المأموم الجمعة. (رد المحتار مع الدر، كتاب الصلاة)

سوال: اہل سنت و الجماعت کے عقائد کون کون سے ہیں؟

جواب: سنن أبي داود اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: »إنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً«. قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي«. (سنن الترمذي، ابواب الايمان، ما جاء في افتراق هذه الأمة) ترجمہ: ”بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی سب کے سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! وہ نجات پانے والا فرقہ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں“۔

چنانچہ ہر وہ مسلمان جو متبع سنت ہو اہل السنۃ والجماعۃ میں داخل ہے۔ البتہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کی کچھ تفصیل تکملۂ ”البحر الرائق“ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ جس شخص میں یہ دس علامتیں ہوں وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہوگا ، یعنی پانچ وقت کی نمازیں باجماعت پڑھتا ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے، نہ کسی میں عیب نکالے، اور مسلمان بادشاہ کے خلاف تلوار نہ اٹھائے (یعنی جنگ نہ کرے)، اور اپنے ایمان میں شک نہ کرے کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں بلکہ خود کو پورے وثوق سے مؤمن اور مسلم کہے، اس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ ہر اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش آتی ہے، خدا کے دین میں کج بحثی نہ کرے، کسی گناہ کی بنا پر کسی مسلمان کو کافر قرار نہ دے، اور اہل قبلہ میں سے جو انتقال ہو اس کی نماز جنازہ نہ چھوڑتا ہو، سفر وحضر میں موزوں پر مسح کرنے کا قائل ہو، اور ہر نیک اور گنہگار کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتا ہو۔

ختم شد